147287 ـ بیوی اپنے چچا زاد کے ساتھ معاملات میں تساہل سے کام لیتی ہے

سوال

میری بیوی اپنے رشتہ داروں سے ملنے گئی اور وہاں جا کر رات تین بجے تك اكیلے ہی اپنے چچازاد بیٹے كے ساتھ بیدار رہتی، اور دو بار اس نے اس كے سوئے ہوئے كی تصویر بھی اتاری اور ایك بار اس كا بوسہ بھی لیا، ہمیشہ اس كے پہلو میں بیٹھتی، اس عمل سے میری بیوی كے چچازاد بیٹے كی بیوی بہت پریشان تھی، اور اسی طرح میں بھی پریشان رہا میں نے اسے بتایا كہ تم جو كچھ كر رہی ہو وہ غلط ہے اور شرعا جائز نہیں.

میری بیوی دینی التزام كرتی ہے، میں نے اسے اس كے چچا زاد بیٹے سے زائد دین كا التزام كرنے والا پایا ہے، اور وہ بھی زائد التزام كرتی ہے، ہمارے مابین اس موضوع كے بارہ میں كچھ اختلاف پیدا ہو گئے ہیں.

میری بیوی كا كہنا ہے كہ وہ اس كے بھائی كی طرح ہے یہ علم میں رہے كہ میری بیوی كی عمر تینتالیس 43 برس اور اس كے چچازاد كی عمر تینتیس 33 برس ہے، اور اب وہ كہتی ہے كہ اس نے كوئی غلط كام نہیں كیا.

جب میں ان كے پاس گیا تو ان كے اكثر معاملات مجھے پسند نہیں آئے، اب میں اپنے اس معاملہ میں پریشان رہتا ہوں وہ كہتی ہے تم میرے بچوں كے باپ ہو، اور وہ میرا چچازاد ہے اس كے علاوہ كچھ نہیں.

اس سلسلہ میں اب ہمارے اختلافات اور بھی زیادہ ہو گئے ہیں اور ممكن ہے نتیجہ طلاق تك پہنچ جائے، ہمارے پانچ بچے بھی ہیں برائے مہربانی آپ یہ بتائیں كہ اس نے جو كچھ كیا ہے كیا وہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دین اسلام نے مرد كے لیے ایك اجنبی عورت كے ساتھ معاملات كرنے كے اصول و ضوابط مقرر كیے ہیں، اس لیے آنكھیں نیچی ركھنے كا حكم دیا گیا ہے، اور اسی طرح اجنبی مرد و عورت كی خلوت بھی حرام ہے، اور اجنبی عورت سے مصافحہ كرنا بھی منع كیا گیا ہے.

اور عورت كو حكم دیا گیا ہے كہ وہ اپنا سارا بدن چھپا كر ركھے، اور بات چیت لچك لچك كر نرم لہجہ میں مت كرے، اس طرح معاشرہ بالكل صاف اور شفاف بن جاتا ہے، اور خاندان بھی سلیم و محفوظ رہتا ہے، اور شر و فساد اور برائی كے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں.

اس سلسلہ میں آپ كو كتاب و سنت كی نصوص و دلائل سوال نمبر (10744) كے جواب میں مل سكتے ہیں آپ اس كا مطالعہ كریں.

بلاشك و شبہ آپ كی بیوی نے ان حدود سے تجاوز كر كے اپنے چچازاد كا بوسہ لے كر اور اكیلے دونوں كا رات بیدار رہ كر حرام كردہ عمل كا ارتكاب كیا ہے، بلكہ ایك اجنبی شخص سے نظریں نیچی نہ ركھنا فی ذاتہ معصیت و گناہ ہے، كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مومن مرد و عورت دونوں كو ہی نظریں نیچی ركھنے كا حكم دیا ہے.

یہ دلیل دے كر كہ چچازاد بھائی كی طرح ہے اس طرح كے امور میں تساہل سے كام لیا ایك بہت بڑی قبیح غلطی ہے، اس طرح كتنے ہی خاندان ایسے ہیں جو مصیبت كا شكار ہو چكے ہیں، اس لیے چچازاد بیٹا بھی عورت كے لیے باقی اجنبی مردوں كی طرح ہی ایك اجنی شخص ہے.

بلكہ اس كا ضرر و نقصان تو باقی مردوں سے زیادہ شدید ہو سكتا ہے، كیونكہ اس كے ساتھ معاملات میں تساہل برتا جاتا ہے، اور اسی طرح خاوند كے باقی رشتہ دار مردوں كے بارہ میں بھی مثلا دیور اور خاوند كا چچا زاد.

اسی لیے نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" تم عورتوں كے پاس جانے سے اجتناب كیا كرو.

ایك انصاری شخص نے عرض كیا: اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند كے رشتہ دار مرد كے متعلق تو بتائیں ؟

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دیور تو موت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5232) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172).

لیث بن سعد رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" الحمو سے مراد خاوند كا رشتہ دار مرد چچازاد وغیرہ ہے.

امام نووی رحمہ اللہ مسلم كی شرح میں رقمطراز ہیں:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان:

" دیور تو موت ہے " كا معنی یہ ہے كہ دوسری كی بجائے اس سے زیادہ خطرہ ہے، اور اس سے زیادہ شر و برائی متوقع ہے اس لیے كہ اس كا عورت كے پاس بغیر كسی تنكیر كے جانا ممكن ہونے كی بنا پر زیادہ فتنہ بن سكتا ہے، لیكن ایك دوسرا اجنبی شخص ایسا نہیں.

یہاں حمو سے مراد ہر وہ مرد ہے جو خاوند كے باپ دادا اور بیٹوں كے علاوہ دوسرا رشتہ دار ہو، كیونكہ خاوند كا

والد اور دادا اور بیٹے یہ بیوی کے محرم ہیں ان کے ساتھ خلوت جائز ہے، انہیں موت کا وصف نہیں دیا جائیگا، بلکہ اس سے مراد بھائی اور بھائی کا بیٹا، چچا اور چچازاد وغیرہ دوسرے غیر محرم رشتہ دار ہیں.

عام طور پر لوگ ان کے بارہ میں تساہل اور سستی سے کام لیتے ہیں تو یہی موت ہے، حالانکہ دوسرے اجنبی شخص سے بالاولی ان سے ممانعت پائی جاتی ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں " انتہی

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (13261) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جب عورت اپنے رشتہ داروں سے اپنا چہرہ نہیں چھپاتی تو یہ خلوت اور ان سے نرم لہجہ میں بات چیت اور مصافحہ سے کم نہیں.

آپ پر واجب ہے کہ اس مسئلہ میں اپنی بیوی کے سامنے حلال و حرام کی حدود واضح کر دیں، اور اسے اور اس کے چچا زاد کو نصیحت کریں کہ وہ قابل مذمت تساہل سے باز آ جائے اور اجتناب کرے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ سے آپ کی ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں باز پرس کرنی ہے، اور آپ اپنی بیوی کو آگ سے محفوظ رکھنے کے مامور ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے شدید قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جائے التحریم (6).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے ہر ایك ذمہ دار اور حاکم ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی، حکمران ذمہ دار اور حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں بازپرس کی جائیگی، اور آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں بازپرس کی جائیگی، اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (853) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی نے جسے بھی کسی رعایا کا ذمہ دار بنایا اور وہ جس دن مرے تو وہ اپنی رعایا سے دھوکہ کر رہا ہو تو اللہ

تعالی اس پر جنت حرام کر دیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6731) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

آپ کی بیوی سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی کی شریعت کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے چچازاد کے ساتھ معاملات کو ویسے ہی اپنائے جو اس کے پروردگار کو راضی کرے، اور اپنے خاوند کی خیانت مت کرے، اور پھر عقلمند خاتون تو اپنے خاوند کی رغبت میں مباح چیز بھی ترک کر دیتی ہے، اس لیے اسے حرام کام تو بالاولی ترک کرنا چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے، اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .